ہفتہ وار رسالہ: 401
WEEKLY BOOKLET: 401

دل کی سختی کے چند اسباب

صفحات: 20

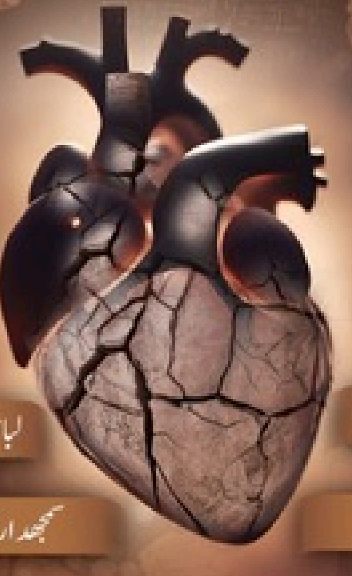

05 دل کی پیدائش کا مقصد
14 لباس نیکیوں والا اور۔۔۔
10 زیادہ ہنسنا
17 سمجھداری کی بات

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دل کی سختی کے چند اَسباب (1)

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 20 صفحات کا رسالہ ”دل کی سختی کے چند اَسباب“ پڑھ یا سن لے اُسے نرم دل و نرم مزاج بنا اور اُسے ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔

اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔“

(جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

آقا کی چار دعائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُشُوع کی جگہ دل ہے جبکہ اَعضا اس کے ظاہر ہونے کا مقام۔ خُشُوع کا حاصِل ہونا اللہ ربُّ الْعِزَّت کی نہایت عظیم نعمت ہے۔ شیطان پہلے تو بندے کو نماز سے روکتا ہے، اگر بندہ پھر بھی نماز پڑھنے لگتا ہے تو مختلف دُنیوی چیزیں یاد دِلا کر نماز کی رُوح یعنی خُشوع و خُضوع ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بُزرگانِ دین رحمۃ اللہِ علیہم خُشوع و خُضوع کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے، ہمیں بھی خشوع و خضوع حاصِل کرنے کے لیے خوب کوشش کرنی اور اِسے پانے کے لیے گِڑگڑا کر دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یوں دُعا مانگا کرتے:

---

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب ”فیضانِ نماز“ صفحہ 339 تا 355 سے لیا گیا ہے۔

﴿1﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ۔(ترمذی،5/293،حدیث:3493 مختصراً)

اے اللہ! میں اس دل سے تیری پناہ لیتا ہوں جو خشوع اختیار نہ کرے۔

﴿2﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا۔(ترمذی،5/323،حدیث:3562 مختصراً)

اے میرے رب! مجھے تیرا بہت شکر گُزار، تیرا بکثرت ذِکر کرنے والا، تجھ سے بہت ڈرنے والا، تیرا نہایت فرمانبردار، تیرے لیے خُشوع اختیار کرنے والا، تیری بارگاہ میں بہت گریہ وزاری کرنے والا اور رُجوع لانے والا بنا۔

﴿3﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا۔(مسلم،ص1118،حدیث:6906)

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جو خُشوع اِختیار نہ کرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اس دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

﴿4﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَّا تَنْفَعُ۔(ابوداؤد،2/131،حدیث:1549)

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نماز سے جو نفع نہ دے۔

علمِ نافع سے دل میں خُشوع پیدا ہوتا ہے

علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ دعائے مصطفٰے نمبر3 کے تحت فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں ”اُس علم سے جو نفع نہ دے“ اور ”اُس دل سے جو خشوع اختیار نہ کرے“ ایک ساتھ عرض کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ علمِ نافع (یعنی نفع دینے والے علم) سے دل میں خُشوع پیدا ہوتا ہے۔(فیض القدیر،2/194)

”علمِ نافع“ کسے کہتے ہیں؟

علمِ نافع (یعنی نفع دینے والا علم) وہ ہوتا ہے جو دل میں اثر کر جائے اور اس میں اللہ ربُّ الْعِزَّت کی مَعرِفت، عَظَمت، خوف، تعظیم اور محبت ڈال دے اور جب یہ چیزیں دل میں ٹھہر جاتی ہیں تو دل میں خُشوع پیدا ہوتا ہے اور دِل کی پیروی میں تمام اَعضا بھی خُشوع اِختیار کرتے ہیں۔(مجموع رسائل ابن رجب، 1/16)

شیطان قریب نہیں آتا

حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ تُستَرِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جس شخص کے دل میں خُشوع ہوتا ہے شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔“(بصائر ذوی التمییز، 2/542)

گُناہ خشوع کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں

اگر آپ خُشوع و خُضوع سے نمازیں پڑھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے گناہوں سے پرہیز کیجئے، گناہ خشوع کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں، گناہ پر قائم رہتے ہوئے خُشوع حاصل نہیں ہو سکتا۔

دلوں کو نرم کرنے والے کام

اگر دل میں نرمی و خُشوع لانا چاہتے ہیں تو نیکیوں کی کثرت کیجئے اور ایک عظیمُ الشّان نیکی تلاوتِ قرآن بھی ہے۔تِلاوت کے سبب دل نرم ہوتا ہے، نیز لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا بھی دل کی نرمی کا باعث ہے۔ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے تو

مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔“(شعب الایمان،7/472،حدیث:11034)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”احترامِ مسلم“ صفحہ12تا13 پر ہے: جس بچے یا بچی کا باپ فوت ہو جائے اُس کو یتیم کہتے ہیں۔ جب بچہ بالغ یا بچی بالِغہ ہوگئی تو اب یتیم کے اَحکام ختم ہوئے۔ یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بھی بڑا ثواب ہے۔ چنانچِہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے:”جو شخص یتیم کے سر پر مَحض اللہ پاک کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گُزرا ہر بال کے مُقابِل میں اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر اِحسان کرے، میں اور وہ جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔“(مسند امام احمد،8/272،حدیث:22215)

اُمّت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:”لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف لے آئے اور بچّے کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔“(معجم اوسط،1/351،حدیث:1279)

دل کی سختی کیسے دُور ہو؟(واقعہ)

اُمُّ المؤمِنین، تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک خاتون نے قساوَتِ قلبی (یعنی دِل کی سختی) کی شکایت کی تو آپ نے اِرشاد فرمایا:”موت کو کثرت سے یاد کیا کر تیرا دِل نرم ہو جائے گا۔“ جب اس عورت نے ایسا کیا تو اس کا دِل نرم ہو گیا۔ پس اس نے اُمُّ المؤمِنین حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا کا شکریہ ادا کیا۔(الرّوض الفائق،ص23)

دِل کی پیدائش کا مقصد

امام شَرَفُ الدّین حُسین بن محمد طِیْبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دل کو پیدا کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کے لیے خُشوع کرے تاکہ اس کے سبب سینہ کُھل جائے اور دِل نور ڈالے جانے کے قابِل ہو جائے، جب دِل میں خشوع نہیں ہوگا تو وہ سخت کہلائے گا اور سخت دِلی سے پناہ مانگنا ضَروری ہے، اللہ کریم (پارہ23، سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت:22 میں) ارشاد فرماتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِؕ (پ23، الزُّمر:22)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔

(شرح الطیبی، 5/210)

سخت دل کی پہچان

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عاجِز دل زَرخیز زمین کی طرح ہے جس میں پیداوار خوب ہوتی ہو اور سخت دل اس پتھریلے علاقے کی طرح ہے جس میں پھیلایا ہوا بیج بیکار جاتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 4/60)(ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:) جس دل میں اللہ (پاک) کے ذِکر سے چین، عذاب کے ذِکر سے خوف، جنت کے ذِکر سے شوق، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذِکر سے وِجدان (یعنی قلبی لذّت) نہ پیدا ہو وہ سخت ہے، اللہ (پاک) اس سے بچائے۔(مراٰۃ المناجیح، 4/59)

آپ کا نام سنتے ہی سرکار کاش
دل مچلنے لگے جان ہو بے قرار
(وسائلِ بخشش، ص224)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

اللہ کے نزدیک سورج سے زیادہ روشن چہرہ کس کا ہو گا؟

ایک حدیثِ قُدسی میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں فرماتا بلکہ میں اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عَظَمت کی خاطر تَوَاضُع (یعنی عاجِزی) اِختیار کرے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہشات کو روکے رہے، میری نافرمانی پر اِصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، بے لباس کو لباس پہنائے، مصیبت زَدہ پر رَحم کرے، مسافر کو ٹھکانا دے اور یہ سب کچھ میرے لیے کرے۔ میری عزّت وجلال کی قسم! اس کے چہرے کا نور میرے نزدیک سورج کے نور سے زیادہ روشن ہو گا، علاوہ اَزِیں میں اس کی جَہالت کو حِلْم (یعنی بُردُباری۔ نرمی) اور تاریکی (یعنی اندھیرے) کو روشنی بنادوں گا، وہ مجھے پُکارے گا میں اُسے لَبَّیْك کہوں گا، مجھ سے سُوال کرے گا میں اُسے عطا کروں گا، مجھ پر قسم اٹھائے گا میں اُس کی قسم پوری کروں گا نیز اسے اپنا قُرب عطا کرکے اُس کی نگہبانی کروں گا اور اپنے فرشتوں کے ذریعے اس کی حفاظت کرواؤں گا۔

(کنزالعمال، 4/214، حدیث:20100)

گناہوں سے دل کالا ہو جاتا ہے

جس کا دل سخت ہو جاتا ہے اس سے خشوع رُخصت ہو جاتا ہے، دِل سخت ہونے کے کئی اَسباب ہیں، اِن میں سے ایک سبب گناہ کرنا بھی ہے۔ حضرتِ سیّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی نِشان ہے: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نُقطہ (Black dot) پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واِستِغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ

کرتا ہے تو وہ نُقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ زَنگ ہے جس کا ذِکر اللہ پاک نے اس طرح فرمایا ہے:

كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ (پ30، المُطَفِّفِین:14)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دِلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

(تِرمذی، 5/220، حدیث:3345)

جی چاہتا ہے پُھوٹ کے روؤں ترے غم میں
سرکار! مگر دِل کی قَساوَت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص382)

ظالِم سے مِلنا دل کالا کرتا ہے

بغیر مقصد کے حُکّام سے ملنا مُناسِب نہیں ہوتا اِس کے کئی مَنْفی اَثرات (Bad effects) ہو سکتے ہیں۔ بادشاہِ وَقت نے امامُ الْاَصْفیاء حضرتِ داوٗد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ سے ملاقات کرنی چاہی تو آپ نے اِنکار فرمادیا اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی کہ رُؤْيَةُ وَجْهِ الظَّالِمِ تُسَوِّدُ الْقُلُوْب یعنی ظالم کا چہرہ دیکھنا دِلوں کو کالا کرتا ہے۔

(سبعِ سنابل، ص95 ملخصاً)

گناہ کُفر کے قاصِد ہیں

بُزُرگوں کا فرمان ہے: ''گناہ کُفر کے قاصِد (یعنی اسباب) ہیں'' یعنی اس اِعتبار سے کہ گناہ دِل میں سیاہی پیدا کر کے اسے اِس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ پھر وہ کبھی کسی بھلائی کو قبول نہیں کرتا، اُس وقت دل سخت ہو جاتا ہے اور اس سے ہر رَحمت و مہربانی اور خوف نکل جاتا ہے پھر وہ شخص جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جو بات اُسے پسند ہوتی ہے اس پر عَمَل کرتا ہے، نیز اللہ پاک کے مقابلے میں شیطان کو اپنا دوست بنالیتا ہے تو وہ شیطان

اُسے گمراہ کرتا، وَرغلاتا، جھوٹی اُمّیدیں دِلاتا اور جس قدر مُمکن ہو اُس سے کفر سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہوتا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، 1/63)

دن رات مُسلسل ہے گناہوں کا تَسَلسُل کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص382)

دل پر مُہر کردی گئی تو نیکی کی توفیق نہ ملے گی

حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "اللہ پاک اور بندے کے درمیان گناہوں کی ایک طے شُدہ حَد ہے جب بندہ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے تو اللہ پاک اُس کے دل پر مُہر (Seal) کردیتا ہے اس کے بعد اُسے نیکی کی توفیق نہیں دی جاتی۔"

(احیاء العلوم، 4/65۔ احیاء العلوم (اردو)، 4/157)

یااللہ پاک! رحم کی درخواست ہے، میرے دل سے گناہوں کی سیاہی کو مِٹا کر اس میں نیکیوں کا نور بھر دے، مولیٰ! ورنہ کہیں کا نہ رہوں گا۔

گناہوں کی عادت بڑھی جا رہی ہے کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
گناہوں کی تاریکیاں چھا گئی ہیں کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
تو عطّار کو بے سبب بخش مولیٰ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص111)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کا ایک سبب "فضول گوئی" ہے

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علیہ السّلام نے اپنے حَواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "اے لوگو! تم فُضول بولنے سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکرُ اللہ کے عِلاوہ اپنی زبان سے

کوئی لفظ نہ نِکالو، ورنہ تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے، حالانکہ دِل نرم ہوتے ہیں (لیکن فضول گوئی اِنہیں سخت کر دیتی ہے) اور سخت دِل اللہ ربُّ الْعِزَّت کی رحمت سے محروم ہوتا ہے (یعنی اگر تم اللہ پاک کی رَحمت کے اُمّید وار ہو تو اپنے دِلوں کو سختی سے بچاؤ)۔" (عیون الحکایات، ص119)

یارب! نہ ضرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زُباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ
(وسائلِ بخشش، ص93)

لذیذ چیزیں کھاتے رہنا دل کی سختی کا باعث ہے

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غَزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "راہِ آخرت پر چلنے والے بُزُرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کی مبارک عادت تھی کہ وہ سالن ہمیشہ نہیں بلکہ کبھی کبھار ہی کھاتے تھے اور نفس کی خواہشات سے بچتے تھے، کیوں کہ انسان اگر خواہش کے مُطابق لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نفس میں اَکڑ (یعنی سَرکشی، مَغروری) اور دِل میں سختی پیدا ہوتی ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قدر مانُوس (یعنی ان کا اس قدر عادی) ہو جاتا ہے کہ دُنیوی لذّتوں کی مَحَبَّت اُس کے دِل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضِری کو بھول جاتا ہے، اس کے حق میں دُنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ البتّہ وہ اپنے نفس پر اگر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دُنیا اُس کیلئے قید خانہ بن کر تنگ ہو جاتی ہے اور اُس کا نفس اس قید خانے اور تنگی سے آزادی چاہتا ہے اور موت ہی اس کی آزادی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان میں اِسی بات کی طرف اِشارہ ہے، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ

فرماتے ہیں: ”اے صِدّیقین کے گِروہ! جنت کا وَلیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بھوکا رکھو کیوں کہ نفس کو جس قدر بھوکا رکھا جائے اُسی قدر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔“
(احیاء العلوم، 113/3)

کوہِ لبنان کے اولیا کی نصیحت

پیٹ بھر کر کھانے کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ آدَمی عبادت کی لذّت اور مِٹھاس سے محروم ہو جاتا ہے، چنانچہ امیرُ الْمُؤمِنین، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تا کہ عبادت کی حَلاوت (یعنی مِٹھاس) نصیب ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کِرام کی صُحبت میں رہا، ان میں سے ہر ایک نے مجھ سے یہی کہا: جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں چار باتوں کی نصیحت کرنا، ان میں ایک نصیحت یہ تھی کہ جو زیادہ کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔
(منہاج العابدین، ص84 تا 98)

شوق کھانے کا بڑھ چلا یارب   نفس کا داؤ چل گیا یارب!
خوب کھانے کی خُو مٹا یارب   نیک بندہ مجھے بنا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دِل کی سختی کا ایک سبب ”زیادہ ہنسنا“

اے عاشقانِ رسول! ہنسنا اگرچہ جائز ہے لیکن ”زیادہ ہنسنا“ غفلت میں ڈالنے والا، غیر مُناسِب اور دل کو مُردہ کر دینے والا کام ہے، غیر ضروری ہنسی سے بچنے کے سبب اِن شاءَ اللہ روحانیّت میں ترقی حاصل ہوگی۔ لہٰذا اِس سلسلے میں کچھ ارشادات پیش کئے جاتے

ہیں کہ کہیں یادِ آخرت کے مُتعلِّق ہمیں سَنجِیدَگی ملے! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: ''زیادہ مَت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کردیتا ہے۔''

(ابن ماجہ، 4/465، حدیث:4193)

ہنسنا غفلت کی علامت ہے

زیادہ ہنسنا آخِرت سے غفلت کی علامت (یعنی نِشانی) ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ یعنی اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ (بخاری، 3/218، حدیث:4621)

کیا صحابہ ہنستے تھے؟

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہُ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور اُن کے دِلوں میں ایمان پہاڑ سے مضبوط تھا۔

(شرح السنہ، 6/375، حدیث:3244)

حضرت مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: شاید سائِل (یعنی پوچھنے والے) نے وہ حدیث سُنی ہوگی، ''زیادہ ہنسنا دِل مُردہ کرتا ہے'' تو اُس نے سوچا ہوگا کہ حضراتِ صحابہ (علیہمُ الرّضوان) کبھی نہ ہنستے ہوں گے (کیوں کہ) وہ حضرات (تو) زندہ دل تھے پھر اُنہیں ہنسی سے کیا تعلُّق! (سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہُ عنہما کے ''ہاں'' میں) جواب (دینے) کا مقصد یہ ہے کہ ہنسنا حرام نہیں حلال ہے، وہ حضرات (یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان) وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل مُردہ کردے یعنی ہر وَقت ہنستے رہنا بلکہ وہ (صاحبان وہ) ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شُگُفتہ (یعنی ترو تازہ) رکھے اور سامنے والے کو بھی شُگُفتہ (یعنی تروتازہ) بنادے۔

(مراٰۃ المناجیح، 6/404)

www.dawateislami.net

دل کی موت کا سبب

امیرُ المؤمِنِین، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رُعب کم ہو جاتا ہے اور جو مِزاح (یعنی مذاق مَسخری) کرتا ہے لوگوں کی نظروں سے گِر جاتا ہے، جو کسی کام کو کثرت سے (یعنی زیادہ) کرتا ہے وہ اُسی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے، جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غَلَطیاں کرتا ہے اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہو جائیں اُس کی حَیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حَیا کم ہو جائے اُس کی پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے اور جس کی پرہیز گاری کم ہو جائے اُس کا دِل مَر جاتا ہے۔
(احیاءالعلوم (مترجم)، 3/389)

کیا یہ اللہ سے ڈرنے والوں کا انداز ہے؟ (واقعہ)

حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رحمۃُ اللہِ علیہ نے عیدُ الفِطر کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو اِرشاد فرمایا: اگر ان لوگوں کی مغفرت ہو گئی ہے تو کیا یہ شکر کرنے والوں کا کام ہے اور اگر ان کی بخشش نہیں ہوئی تو کیا یہ خائِفِین (یعنی ڈرنے والوں) کا انداز ہے؟ (احیاءالعلوم (مترجم)، 3/390) یہ روایت غفلت والی ہنسی کے مُتعلِّق ہوگی ورنہ عید پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔

اللہ سے ڈرنے والے کون ہیں؟

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ خائِفِین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والے) کون ہیں؟ فرمایا: ان کے دِل خوفِ خدا سے زخمی ہیں، ان کی آنکھیں روتی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے خوشی کریں جبکہ موت ہمارے پیچھے ہے اور قبر ہمارے سامنے ہے اور قیامت ہمارے وعدہ کی جگہ ہے، جہنّم پر سے گُزرنا ہے اور اللہ ربُّ

اَلْعِزَّت کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔(احیاء العلوم، 4/227)

روتا ہوا جہنّم میں داخِل ہو گا

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا جہنّم میں داخِل ہو گا۔"(احیاء العلوم(اردو)، 3/391) تابِعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن قَیس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:"جو شخص دنیا میں بہت ہنستا ہے وہ قیامت میں بہت روئے گا۔"(تنبیہ المغترین، ص42)

وہ پھر کبھی ہنستا نہ دیکھا گیا(واقعہ)

عظیم تابِعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے، آپ نے فرمایا: یَافَتٰی ھَلْ مَرَرْتَ بِالصِّرَاطِ؟ یعنی اے جوان! کیا تو پُل صِراط سے گُزر چکا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: ھَلْ تَدْرِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ تَصِیْرُ اَمْ اِلَی النَّارِ؟ یعنی کیا تو جانتا ہے کہ تو جنّت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: فَمَا ھٰذَا الضِّحْكُ یعنی پھر یہ ہنسنا کیسا ہے؟(احیاء العلوم، 4/227) یعنی جب ایسی مُشکِلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نَجات کا بھی علم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے؟ اس کے بعد وہ شخص کسی سے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔(اخلاق الصّالحین، ص49)

جنّت میں کوئی روئے تو تَعَجُّب کی بات ہے

حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تم جنّت میں کسی کو روتا ہوا دیکھو گے تو کیا تمہیں اُس کے رونے سے تَعَجُّب نہیں ہو گا؟ عرض کی گئی: ضرور ہو گا۔ ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ہنستا ہے لیکن اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کا ٹھکانا کیا ہے(یعنی جنّت پانا ہے یا جہنّم میں جانا

ہے) تو اُس (ہنسنے والے) شخص پر اس سے بھی زیادہ تعجُّب ہے۔(احیاءالعلوم(اردو)،3/391)

موت کا یقین رکھنے والا کیسے ہنسے؟

حدیثِ قُدسی میں آیا ہے (اللہ پاک فرماتا ہے): عَجَبًا لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ کَیْفَ یَفْرَحُ۔ یعنی تَعَجُّب ہے اُس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے، پھر کیسے ہنستا ہے!

(شعب الایمان،1/223،حدیث:212)

40 سال تک نہ ہنسے

حضرت سیِّدُنا سعید بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ چالیس سال تک نہ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت غَزْوان رَقاشی رحمۃُ اللہِ علیہ نہیں ہنستے تھے۔

(تنبیہ المغترین،ص42)

50 سال تک ہنستے نہ دیکھا

حضرت سیِّدُنا عَون بن ابو زید رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت عطاء سُلَمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس پچاس سال رہا، میں نے ان کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔(تنبیہ المغترین،ص42)

لباس نیکوں والا اور......

حضرت مُعَاذہ عَدَوِیَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا ایک دن ایسے نوجوانوں پر گُزریں جو کہ ہنس رہے تھے اور اُن کا لِباس صُوف(اُون) کا تھا یعنی لِباس صوفیانہ تھا تو آپ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ، لِبَاسُ الصَّالِحِیْنَ وَضِحْكُ الْغَافِلِیْنَ۔ سُبْحانَ اللہ! لباس تو نیک لوگوں کا ہے اور ہنسنا غافلوں کا۔

(تنبیہ المغترین،ص42)

نماز میں ہنسنے کے اَحکام

﴿1﴾ رُکوع و سُجود والی نماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگا دیا یعنی اِتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں

نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سُنا تو نماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔ مُسکرانے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہِر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالِغ نے نمازِ جنازہ میں قَہقَہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔ ﴿3﴾ نماز کے علاوہ قَہقَہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کرلینا مُستَحَب ہے۔(مراقی الفلاح، ص84 تا 91) ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کبھی بھی قَہقَہہ نہیں لگایا لٰہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

یارَبِّ مُصطَفٰے! ہمارے دِلوں کی سختی دُور کرکے اِنہیں اپنی یاد سے مَعمور فرما، فُضول گوئی، بے جاہنسی اور نفسانی خواہِشات کی اِتّباع سے ہم کو بچا، ہر طرح کے گناہ سے ہماری حِفاظت فرما اور ہمیں ہر دَم ذِکرو دُرود میں مشغول رہنے کی سَعادت عِنایت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ہو گیا قَلب ہائے سِیاہ لُطف نورِ خدا کیجئے
قَلب پتھر سے بھی سخت ہے اس کو نرمی عطا کیجئے
جگمگا دیجے قلبِ سِیاہ لُطف بدرُ الدُّجیٰ کیجئے

(وسائلِ بخشش، ص505)

مِیوزِک سینٹر بند کر دیا

اے آخِرت کی بہتری کا درد رکھنے والو! بے جاہنسی کی عادت مِٹانے، دل آزاریوں سے خود کو بچانے اور سَنجِیدَگی پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک "مَدَنی بَہار" پیشِ خدمت ہے: سُوئی (بلوچستان) کے ایک اسلامی بھائی اُس وقت آٹھویں کلاس میں پڑھتے تھے جب بُرے دوستوں کی صُحبت نے ان پر اپنا رنگ چڑھانا

شروع کیا۔ میٹرک کے بعد کالج میں داخلہ ہوا تو گویا انہیں ہر بُرا کام کرنے کی کُھلی چھوٹ مل گئی! شیطان نے ہاتھ پکڑ کر انہیں تباہی کے گڑھے میں دَھکیل دیا۔ اب شراب نوشی، مار دَھاڑ، جُوا اور طرح طرح کے بُرے کام کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ساری ساری رات جُوا کھیلتے اور نشہ کرتے ہوئے گزر جاتی یہاں تک کہ فجر کی اَذانیں سُنائی دیتیں لیکن افسوس! وہ اپنے دوستوں کے ساتھ موج مَستیوں میں لگے ہوتے۔ اگر کبھی ان کی ماں انہیں سمجھاتی بھی تو اس سے زبان دَرازی کیا کرتے بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ گالیاں تک بَک دیتے۔ انہوں نے اپنے کمرے میں چاروں طرف فِلمی اداکاراؤں کی تصویریں لگا رکھی تھیں اور ان تصویروں کے پیچھے ایک جگہ ”خفیہ خانہ“ بنا رکھا تھا جہاں ہر وقت شراب کی بوتل موجود ہوتی۔ اِنہی سِیاہ کاریوں میں مصروف رہتے ہوئے 1998ء کا سال آ گیا۔ انہوں نے اپنا ”میوزِک سینٹر“ کھول لیا، ایک دن وہ دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے انہیں مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی ایک کیسٹ دی اور چلانے کی درخواست کی، انہوں نے جونہی کیسٹ چلائی تو کسی مولانا کی آواز سنائی دی انہوں نے گھبرا کر بند کر دی اور اسلامی بھائی کو کیسٹ واپس کر کے کہنے لگے: بھائی! میں ان چیزوں سے اِلَرجِک ہوں، میں یہ کیسٹ نہیں چلا سکتا۔ اس اسلامی بھائی نے غصّہ کرنے کے بجائے رونی صورت بنا کر کہا: اگر یہاں نہیں چلا سکتے تو براہِ کرم! یہ کیسٹ گھر لے جائیں اور سُن ضَرور لیجئے گا۔ انہوں نے جان چُھڑانے کے لئے ان سے کیسٹ لے کر جیکٹ کی جیب میں ڈال لی۔ رات جب سونے لگے تو انہیں وہ کیسٹ یاد آئی، سوچا کہ سن لیتا ہوں، صُبح اگر اس اسلامی بھائی نے پوچھ لیا تو شرمندگی ہوگی۔ جب انہوں نے وہ کیسٹ

چلا کر سُنی تو سکتے میں آگئے، کیسٹ ختم ہونے کے بعد دوبارہ روتے روتے سنی۔ اپنے گناہوں سے توبہ کی اور صُبح فجر پڑھنے مسجد پہنچ گئے۔ نمازیوں نے خوش گوار حیرت سے ان کی طرف دیکھا کہ یہ شخص نماز پڑھنے آگیا؟ وہ بھی فجر کی! پھر انہوں نے اپنا "مِیُوزِک سینٹر" بھی بند کر دیا اور کچھ ہی عرصے میں داڑھی شریف سے ان کا چہرہ سَج گیا۔ پھر 2003ء میں انہیں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مَدَنی قافلہ کورس کرنے کی بھی سعادت ملی۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! بارہ ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کا موقع ملا اور بلوچستان کی دو کابینات میں مَدَنی قافلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا کام کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر ہوئی۔

گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی　　چڑھائے گا ایسا نشہ دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص647)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

توجُّہ ہٹانے والے مُعاملات سے پہلے فارغ ہو جایئے

نماز کے آغاز سے قَبْل ان تمام چیزوں سے خود کو فارِغ کرلیجئے، جو نماز میں توجُّہ بٹنے اور یادِ الٰہی سے غافِل کرنے کا باعِث بن سکتی ہوں نیز جگہ پُر سُکون اور شور وغُل سے دُور ہو، سامنے کے پَرْدے یا جائے نماز پر ایسا نَقْش و نِگار، سِلوٹیں اور اُبھار وغیرہ نہ ہو، جس سے توجُّہ بٹے اور خُشوع و خُضوع میں خَلَل پڑے۔ سخت سردی اور سخت گرمی سے بچاؤ کے اَسباب بھی اِختیار کیجئے۔ اگر کھانے یا پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو اس سے فارِغ ہو جایئے۔

سمجھداری کی بات (قول و واقعہ)

حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے تھے: "آدمی کی سمجھداری سے ہے کہ پہلے

ہی اپنا ضَروری کام نمٹالے تاکہ نماز شروع کرتے وقت اس کا دِل فارِغ ہو۔“(قوت القلوب، 169/2) تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے اہلِ خانہ سے فرماتے: ”(مجھ سے مُتَعلّق) اپنی تمام حاجَتیں میرے نماز شروع کرنے سے پہلے پہلے مجھے بیان کر دو۔“
(حلیۃ الاولیاء، 112/2، رقم:1611)

دِل کا کھانے میں پھنسا رہنا خُشوع میں رُکاوٹ ہے

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس بات سے دل بٹے اور (وہ بات) دَفع (یعنی دُور) کرسکتا ہو اُسے بے دَفع کیے ہر نماز مکروہ ہے، مثلاً پاخانے یا پیشاب یا رِیاح کا غَلَبہ ہو، مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔(یعنی واجبُ الاِعادہ کی نیّت سے دوبارہ پڑھے کیوں کہ نماز مکروہِ تحریمی ہوئی تھی) یوہیں کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو۔ غرض کوئی ایسا اَمر درپیش ہو جس سے دل بٹے، خُشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، 457/1)

نماز کو ”کھانا“ نہیں ”کھانے“ کو نماز بنادوں!

شارِحِ بخاری مفتی شریفُ الحق اَمجدِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو یا وہ کھا رہا ہو کہ جماعت شروع ہوگئی تو کھانا چھوڑ کر جماعت کے لیے جانا واجب نہیں اور اسی کے حکم میں وہ صورت بھی ہے کہ بھوک شِدّت کی لگی ہو اور کھانا تیار ہو۔ سیِّدُنا امامِ اعظم (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے فرمایا: ”نماز کو کھانا بنادوں کہ نماز کے وقت دِل کھانے میں لگا رہے اس سے بہتر ہے کہ کھانے کو نماز بنادوں کہ کھاتے وقت دِل نماز میں لگا رہے۔“ یہ اُس وقت ہے جب نماز کے وقت میں گُنجائِش ہو اور اگر اس کا اندیشہ ہو کہ کھاتے

کھاتے نماز کا وقت نکل جائے گا یا وقتِ مکروہ آجائے گا تو بہر حال نماز پہلے پڑھ لے۔

(نزہۃ القاری، 2/338-339)

جماعت کیلئے دوڑنا اچھا نہیں

تکبیرِ اُولیٰ یا جماعت کے لئے دوڑنا منع ہے، اِس طرح اگر سانس پھول گیا تو ''خُشوع'' کہاں سے آئے گا؟ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 168 صفحات کی کتاب، ''جلد بازی کے نقصانات'' صفحہ 31 تا 32 پر ہے: یقیناً تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا بہت بڑی سعادت ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ سے مَروِی ہے: فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس شخص نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی، اس کیلئے دو قِسْم کی نَجاتیں لکھی گئیں، ایک نَجات جہنّم سے اور دوسری مُنافَقَت سے۔ (ترمذی، 1/274، حدیث: 241) بعض اسلامی بھائی تکبیرِ اُولیٰ پانے کی جلدی میں دوڑ لگا دیتے ہیں جس کی وجہ سے مسجد کی زمین پر دَھمک (یعنی آواز) پیدا ہوتی ہے جو کہ آدابِ مسجد کے خلاف ہے۔

دوڑتے ہوئے نہ آؤ

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب نَماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اِطمینان کے ساتھ آؤ، جو پالو وہ پڑھ لو، جو رہ جائے پوری کرلو۔'' (مسلم، ص239، حدیث:1360)

نماز کیلئے نہ دوڑنے کے فائدے

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی

جماعت کے لیے گھبرا کر دوڑتے نہ آؤ کہ اِس میں گِر جانے، چوٹ کھانے کا اندیشہ ہے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے سُکون سے آنا مُستَحَب ہے، دوڑنا مُستَحَب کے خلاف ہے حرام نہیں۔ دوسرے یہ کہ (نماز کا) آخری جُزو (یعنی حصّہ) مِل جانے سے جماعت مِل جاتی ہے لِہٰذا جو نمازِ جمعہ کی اَلتَّحِیَّات میں مِل جائے وہ جمعہ پڑھے (یعنی اِس کو جمعہ کی جماعت مل گئی)۔ تیسرے یہ کہ جس رَکعت میں مُقتدی مِلے وہ تعداد کے لحاظ سے رکعتِ اوّل ہے اور قِراءَت کے لحاظ سے رکعت آخِری۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) جب سے وہ نَماز کے اِرادے سے گھر سے چلا اسے نماز کا ثواب مِل رہا ہے پھر تیزی کیوں کرتا ہے! کیوں گِرتا اور چوٹ کھاتا ہے! اِطمینان سے آئے جو پائے اس کو اَدا کرے۔ خیال رہے کہ اگر تکبیرِ اُولیٰ یا رُکوع پانے کے لیے قَدرے (یعنی تھوڑی) تیزی سے آئے مگر نہ اتنی کہ چوٹ لگنے گِرنے کا اندیشہ ہو، تو مُضایَقہ نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 1 / 425 ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یامَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	01	اللہ سے ڈرنے والے کون ہیں؟	12
آقا کی چار دعائیں	01	روتا ہوا جہنّم میں داخل ہوگا	13
علمِ نافع سے دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے	02	وہ پھر کبھی ہنستا نہ دیکھا گیا (واقعہ)	13
”علمِ نافع“ کسے کہتے ہیں؟	03	جنت میں کوئی روئے تو تعجب کی بات ہے	13
شیطان قریب نہیں آتا	03	نماز میں ہنسنے کے اَحکام	14
دلوں کو نرم کرنے والے کام	03	موت کا یقین رکھنے والا کیسے ہنسے؟	14
دل کی سختی کیسے دُور ہو؟ (واقعہ)	04	40سال تک نہ ہنسے	14
دل کی پیدائش کا مقصد	05	لباس نیکوں والا اور۔۔۔	14
گناہوں سے دل کالا ہو جاتا ہے	06	نماز میں ہنسنے کے احکام	14
ظالم سے ملنا دل کالا کرتا ہے	07	میوزک سینٹر بند کر دیا	15
گناہ کفر کے قاصد ہیں	07	سمجھداری کی بات (قول و واقعہ)	17
کوہِ لبنان کے اولیا کی نصیحت	10	دل کھانے میں پھنسا رہنا خشوع میں رکاوٹ	18
دل کی سختی کا ایک سبب ”زیادہ ہنسنا“	10	نماز کو ”کھانا“ نہیں ”کھانے“ کو نماز بنا دوں!	18
ہنسنا غفلت کی علامت ہے	11	جماعت کیلئے دوڑنا اچھا نہیں	19
کیا صحابہ ہنستے تھے؟	11	دوڑتے ہوئے نہ آؤ	19
دل کی موت کا سبب	12	نماز کیلئے نہ دوڑنے کے فائدے	19

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

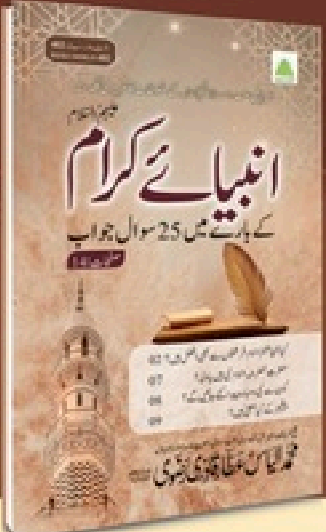

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net